میاں صاحب تو جو کچھ تھے وہ تھے ہی اُن لوگوں کو کیا کہیے جو عرصہ تک مرحوم کی قیادت سے مسحور رہے

بہر حال میاں صاحب کا مولوی دیدار علی

دیوہی حضرت ہیں جن کی نسبت مولانا ظفر علی خاں نے کہا تھا :۔

فتویٰ یہ دیا مولوی دیدار علی نے   کہ جلو مری مسجد میں اگر آئے تو کافر

سے متاثر ہو کر دیندار بن جانا اور پھر اچانک چولا بدل کر کمیونسٹوں کی صف میں جا گھسنا ان علمأ کے لئے سبق آموز ہونا چاہئیے جن کا قول و عمل اسلام کی تخریب کا ضامن ہے۔

اب رہی چوتھی کتاب تو جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں لائق مصنف نے لاہور کے نو لکھیا ندولیسو اور ادیبوں کی خاکہ نگاری کی ہے جن میں عبدالمجید سالک ۔حسرت ۔لق لق ۔کرشن ۔سید حبیب میکش اظہر۔ مجید اور اصلاحی شامل ہیں ۔یہ سب خاکے مصنف کے ذاتی اور شخصی تاثرات و محسوسات ہیں اس لئے ہر شخص کا ان خاکوں کے ہر خط و خال سے متفق ہونا ممکن نہیں ہے علاوہ ازیں شاعری ان کی طبیعت میں ایسی رچی بسی ہوتی ہے کہ نثر پر بھی شعر کا دھوکا ہونے لگتا ہے چنانچہ اس کتاب میں صفحہ ۱۰۱ پر رشید احمد صدیقی کی انشا اور طنز نگاری کے متعلق خصوصاً اور دوسرے طنز نویسوں کے بارہ میں عموماً جو کچھ تحریر ہے وہ اس دعوی کی روشن دلیل ہے تاہم کوئی موافق ہو یا مخالف انداز نگارش اس درجہ برجستہ۔ساختہ اور پرداختہ ہے کہ پڑھنے میں لطف آتا ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ متعلقہ اصحاب سے متعلق کار آمد معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔

(۱) دیوان المعلم عبدالحمید الفراہی ۔ضخامت ۳۲ صفحات قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے کاغذ اور } نائب اعلیٰ

(۲) نوائے پہلوی ۔ضخامت ۱۰۹ صفحات ۔قیمت چار روپیہ

پتہ :- دائرۂ حمیدیہ ۔ مدرسہ اصلاح سرائے میر اعظم گڈھ۔

مولانا حمید الدین الفراہیؒ جہاں بلند پایہ مفسر اور عربی فارسی کے نامور ادیب تھے ان دونوں زبانوں کے عظیم المرتبت شاعر شیوا بیان بھی تھے جب سے مولانا نے اپنی زندگی قرآن کے مطالعہ اور اس میں غور و فکر کے لئے وقف کی تھی اس فن سے بہت کم لگاؤ رہ گیا تھا ۔لیکن یوں کہ سخن فہمی کے ساتھ سخن گوئی [illegible]